یادِ رفتگاں — اذکروا موتاکم بالخیر

موتُ العالم موتُ العالم

مدینہ طیبہ کے ایک مکتوب سے معلوم ہوا کہ حضرت العلامہ المحدث الشیخ محمد بدرِ عالم میرٹھی مہاجر مدنی کا طویل علالت کے بعد مورخہ ۲۸ اکتوبر ۶۵ء مطابق ۲ رجب بروز جمعرات انتقال ہوا۔ دوسرے دن نمازِ جمعہ کے بعد مسجدِ نبویؐ میں نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور جنت البقیع میں بالکل اہلِ بیت کی قبور کے قریب ان کو دفنا دیا گیا۔

مولانا مرحوم نے اپنی زندگی علومِ نبویہؐ بالخصوص علمِ حدیث کی خدمت و اشاعت میں صرف کی وہ حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ کے اجلہ تلامذہ میں سے تھے۔ فیض الباری شرح بخاری (چار جلدوں میں) کے ذریعہ انہوں نے حضرت شاہ صاحب کے امالیٔ درس کو مرتب و محفوظ کر کے علمی دنیا پر عظیم احسان کیا۔ ان کا دوسرا عظیم کارنامہ ترجمان السنۃ کی تالیف ہے۔ جس میں آپ نے نئے تقاضوں کی روشنی میں احادیث کے تراجم کی از سرِ نو ترتیب و تبویب اور اردو زبان میں نہایت محققانہ تشریح کا التزام فرمایا۔ جس کی کئی جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ مگر افسوس کہ علالت کی وجہ سے اس کتاب کی تکمیل نہ ہو سکی۔ تقسیمِ ہند کے بعد آپ نے مدینہ طیبہ ہجرت کی اور بالآخر سنت کے اس ترجمان کو صاحبِ سنت علیہ السلام کے قدموں میں جگہ ملی۔ زندگی کے آخری کئی سال بسترِ علالت پر گذارے۔ فالج اور ضعف کی وجہ سے خود کروٹ بھی نہ بدل سکتے۔ مگر پھر بھی آخر دم تک ارشاد و اصلاح وعظ و تبلیغ بلکہ درسِ قرآن و حدیث تک کا سلسلہ جاری رہا۔ بہت بڑے عالم فاضل مناظر محدث اور مصنف ہونے کے علاوہ آپ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے شیخ بھی تھے۔ اور زندگی کے آخری دور میں پاک و ہند اور عرب ممالک کے علاوہ افریقی ممالک کے حجاج و زائرین نے خاص طور پر آپ سے روحانی فیض پایا۔ حضرت کے وصال کے بعد مدینہ طیبہ میں اب صرف جامع شریعت و طریقت مولانا عبد الغفور عباسی مہاجر مدنی کی مجلس علم و عرفان ہی رہ گئی ہے۔ حضرت مولانا بدرِ عالم میرٹھی کے وصال سے علم و معرفت کی دنیا میں بہت بڑی خلا محسوس کی جائے گی۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ و برد اللہ مضجعہٗ و نور اللہ برھانہٗ۔ آمین

سمیع